احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 47-82 نمبر 14 | ہفتہ 8 رمضان ۔ 1417ھ 18 صلح 1376ہش 18 جنوری 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو گدا دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو نرگدا' دوسرے خرگدا۔ نرگدا کا تو قاعدہ ہوتا ہے کہ ایک آواز کی اور اگلے دروازے پر چل دیئے۔ کسی نے کچھ دے دیا تو ٹھیک ورنہ خیر بلکہ ایسے لوگوں کو بعض لوگ پیچھے سے آ آکر بھی خیرات دیتے ہیں۔ ان کا کام صدا کرنا اور آگے بڑھنا ہوتا ہے مگر برخلاف ان کے خرگدا دھرنا مار کر بیٹھ جاتے ہیں اور ایک ہی دروازے پر بیٹھے رہتے ہیں جب تک ان کا سوال پورا نہ کیا جاوے اور آخر ایسے گدا کو ملتا ہے اور ضرور ملتا ہے۔ یہی حال خدا سے مانگنے والوں کا ہے۔ خدا سے بھی وہی پاتے ہیں جو خرگدا بن کر خدا ہی کے دروازے کے ہو رہتے ہیں اور پکے ہو کر استقلال سے خدا تعالیٰ کے حضور سے مانگتے ہیں۔ غیر مستقل اور جلد باز جو جلد ہی ناامید یا بدظن ہو جاتے ہیں وہ ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 687)

ان بابرکت ایام میں بہت دعائیں کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اگر تجھ سے میرے بندے میرے متعلق پوچھیں تو کہہ دے کہ میں قریب ہوں۔ اور بہت سے عارف باللہ ہیں جنہوں نے اس مضمون کو اسی معنے میں سمجھا کہ میں قریب ہوں خصوصیت سے (بابرکت ایام) میں۔ (بابرکت ایام) کی بات ہو رہی تھی تو کہو میں دور کہاں ہوں' اب تو میں بہت قریب اتر آیا ہوں اور آنحضرت ﷺ نے بہت سی احادیث میں بالکل یہی مضمون بیان فرمایا ہے کہ جیسا قریب (-) میں خدا آتا ہے ویسا قریب نہیں آتا تو (-) میں تو ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں جب وہ مجھے بلاتا ہے۔ ایک شرط ہے (-) میری باتیں بھی تو مانا کریں۔ یک طرفہ تو نہیں کہ مصیبت میں پڑ گئے' پیٹ میں درد ہو رہی ہے' کینسر ہو گیا' کوئی رشتہ ٹوٹ رہا ہے' کوئی قرضوں میں مبتلا ہو گئے تو دوڑے دوڑے اس خدا کی طرف گئے جس کا عام حالات میں رستہ ہی نہیں آتا تھا۔ اس کے قریب نہیں ہے اللہ۔ اس کے قریب ہے جو ہمہ وقت قریب رکھتا ہے اور اگر عام حالات میں نہیں رکھتا تو (بابرکت ایام) میں تو اس نے (عبادات) شروع کر دی ہیں نا۔ اب دیکھیں کتنے لوگوں کے واقعتاً خدا کے قریب آگیا ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو سارا سال سوائے جمعہ کے کوئی (عبادت) نہیں پڑھتے یا جمعہ بھی نہیں پڑھا کرتے تھے' (بابرکت ایام) میں یا جمعہ شروع کر دیتے ہیں یا باقی (عبادات) بھی شروع کر دیتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کا یہ اعلان (بابرکت ایام) کے تعلق میں کتنا مناسب حال ہے کہ تم میں سے بہت سے تھے جن سے میں دور تھا یعنی تم نے مجھے دور رکھا ہوا تھا۔ (بابرکت ایام) میں میں ان کے بھی قریب آ جاؤں گا۔ پس (بابرکت ایام) میں مجھ سے دعائیں کرو' مجھ سے مدد مانگو تو تمہاری مشکل آسانی میں تبدیل ہو جائے گی اور عبادت کی مشکل بھی تمہارے لئے آسان ہو جائے گی۔ اس (-) سے گزر کے باقی سال کی عبادتیں پھر بڑے ہلکے انداز کے ساتھ تم کر سکو گے۔ تو دعا کریں میں بھی دعا کرتا ہوں اللہ کرے ہم سب کے لئے یہ وہ تمام برکتیں لے کے آئے جن کا اس (-) میں ذکر ہے اور واقعتاً ہم خدا کو اس طرح قریب دیکھ لیں کہ ہم دعا کریں اور وہ ہماری دعاؤں کا جواب دے۔ اور یہ تبھی ممکن ہو گا کہ اگر ہم ہمہ وقت اللہ کی پکار پر لبیک کہنے کے لئے تیار رہیں' اپنی روح کے ساتھ بھی' اپنے بدن کے ساتھ بھی' اپنی جانوں کے ساتھ بھی' اپنے اموال کے ساتھ بھی۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق بخشے۔

(از خطبہ 19۔جنوری 1996ء)

ooo

محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب وفات پاگئے

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب (ایم ایس سی) ابن حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ) مورخہ 13۔جنوری 1997ء رات 35-9 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔

آپ نے 90 سالہ بھرپور زندگی پائی۔ آپ کا جنازہ مورخہ 14۔جنوری کو بیت المبارک میں بعد ظہر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے پڑھایا۔ کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔

سائنسی موضوعات میں پروفیسر صاحب کے اکثر مضامین الفضل کی زینت بنتے رہے۔ آپ نے مختلف تحقیقی مقالہ جات پر قلم اٹھایا اور آپ کی باقاعدہ تحریر کردہ کتب میں "تاریخ انصار اللہ" - "انصار اللہ کا بنیادی نصاب"۔ خلاء کی تسخیر" شامل ہیں۔ آپ نے اپنے والد محترم مولانا ذوالفقار علی خان گوہر صاحب (برادر اکبر علی برادران) کے منتخب اشعار کا مجموعہ "کلام گوہر" کے نام سے شائع کیا۔ آپ طویل عرصہ تک تعلیم الاسلام کالج کے شعبہ کیمسٹری کے انچارج کی حیثیت سے نہایت محنت اور دیانت سے خدمات بجالاتے رہے۔ ناظم امتحانات بھی رہے۔ اس کے علاوہ کافی عرصہ سیکرٹری مجلس کارپرداز' نائب ناظر بیت المال رہے اور تادم آخر مجلس وقف جدید کے ممبر رہے۔ موصوف محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب (وفات یافتہ) ناظر اصلاح وارشاد کے بھائی تھے۔

پسماندگان میں آپ کی اہلیہ (گلبانو بیگم صاحبہ عمر 93 سال) چار بیٹے۔ پانچ بیٹیاں کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ ان کے ایک بیٹے محترم کلیم اللہ خان صاحب امریکہ میں نیشنل اور لوکل عہدوں پر خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔

اس بے نفس' بے ریا فدائی احمدیت کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم افتخار احمد خرم قمر صاحب ابن مکرم ذوالفقار احمد صاحب قمر ساکن ہائیڈل برگ جرمنی کا نکاح ہمراہ محترمہ امتہ العزیز ثمن صاحبہ بنت مکرم سلطان احمد صاحب بھٹی دار العلوم ربوہ سے بعوض دس ہزار جرمن مارک پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد ربوہ نے بیت المبارک ربوہ میں بعد ظہر مورخہ 26 دسمبر 1996ء کو پڑھا عزیز افتخار احمد صاحب خرم قمر مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع و مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بھتیجے ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

توبہ ایک موت کو چاہتی ہے جس کے بعد انسان زندہ کیا جاتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

18- صلح 1376 ھش   18 - جنوری 1997ء

پاکیزگی- خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنانا

انسان اپنے آپ کو پاکیزہ بنائے بغیر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا- کوئی ایسا شخص جس کے خیالات بھی ناپاک ہوں اور اعمال بھی ناپاک وہ خدا تعالیٰ کی محبت بھی حاصل نہیں کر سکتا اور اسے یہ کہنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا رابطہ ہے- خدا تعالیٰ نیکیوں کو پسند کرتا ہے اور نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے اور نیکی اس بات کا نام ہے کہ دل میں یا ظاہری اعمال میں کوئی گندگی نہ ہو یعنی انسان پاکیزہ ہو- پاکیزگی دراصل اپنے جذبات نفسانیہ پر غلبہ حاصل کر لینے کا نام ہے- اگر ہم خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنی زندگی گزاریں خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی کریں تو ہم پاکیزگی کی زندگی گزار رہے ہوں گے- ایسا کرنے کے لئے اپنی خواہشات پر خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرنا ضروری ہے- اگر ہم وہ کچھ کریں جو ہم چاہتے ہیں نہ کہ جو خدا چاہتا ہے کہ ہم کریں تو یقیناً ہم اسے پاکیزہ زندگی نہیں کہہ سکتے اور پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے جس کوشش کی ضرورت ہے وہ اس بات کا مطالبہ کرتی ہے کہ ہمیں یہ معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کی رضا کیا ہے- خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے- اس میں تو کوئی شک نہیں کہ تمام لوگوں کا اس بارے میں علم ایک جیسا نہیں ہو سکتا لیکن پھر یہ بھی تو کہا جا سکتا ہے کہ تمام لوگ ایک جیسے پاکیزہ نہیں ہیں- جس کو خدا تعالیٰ کی رضا کا جتنا زیادہ علم ہے اور جتنا زیادہ وہ اس کے مطابق کوئی زندگی بسر کرتا ہے اتنا ہی وہ پاکیزہ ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے متعلق یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی بات ہمارے سامنے نہیں آتی- آخر جو لوگ خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے منشاء کو مد نظر رکھ کر اور اس کی رضا کے مطابق اپنی زندگی گزارتے ہیں انہی سے تو خدا تعالیٰ پیار کرے گا- اور وہی خدا تعالیٰ کے قریب بھی ہوں گے- یہ اصول دنیوی امور میں بھی جاری ہے- یہ تو نہیں ہو سکتا کہ آپ کسی کی بات بھی نہ مانیں آپ کسی کی مرضی کے خلاف کریں اور پھر آپ چاہیں کہ وہ آپ سے پیار کرے وہ آپ کے قریب آئے یا آپ کو اپنے قریب آنے کا موقعہ دے- آپ جس قدر کسی کی بات مانیں گے جس قدر اس کی مرضی کے مطابق کوئی کام کریں گے اتنا ہی وہ آپ کو چاہے گا-

پس جس طرح دنیوی امور میں یہ بات ظاہر و باہر ہے روحانی امور میں بھی اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ جس کی بات ہمیں ماننی ہے اور جس کی مرضی کے مطابق ہمیں کام کرنا ہے اس کی صفات پر غور کرنا بھی لازم ہے اگر ہم اچھا بننا چاہتے ہیں تو اچھے لوگوں کی بات مانیں تب وہ ہمیں اپنے پاس آنے دیں گے اور اگر خدا نخواستہ ہم کسی برے آدمی کی بات مانتے ہیں تو ہم میں برائی ہی برائی پیدا ہو گی- اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے- کیونکہ ہر شخص دوسروں کو اپنے مطابق دیکھنا چاہتا ہے- جو دوسروں سے اپنی بات منوانی چاہتا ہے وہ دراصل انہیں اپنے مطابق بنانا چاہتا ہے- روحانی امور میں بھی یہی بات ہے- خدا تعالیٰ کی بات ماننے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کی صفات پر غور کر کے انہیں اپنی زندگی پر لاگو کرنے کی کوشش کریں- جوں جوں ہم اس کی صفات پر غور کریں گے اور ان صفات کو اپنی زندگی کا اپنی استعداد کے مطابق حصہ بناتے چلے جائیں گے خدا تعالیٰ ہم سے خوش بھی ہو گا اور ہمیں اپنا قرب بھی عطا کرے گا-

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی صفات پر غور کریں اور کوشش کر کے ان صفات کو اپنی زندگی میں شامل کریں- خدا تعالیٰ کے بہت سے نام بتائے جاتے ہیں وہ سب اس کی صفات ہیں- ان سب ناموں کا ہمیں تفصیلی علم حاصل کرنا چاہئے- ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کس طرح دنیا میں کار فرما ہیں وہ لوگوں پر رحم کرتا ہے ہمیں بھی لوگوں پر رحم کرنا چاہئے- وہ لوگوں کی مدد کرتا ہے ہمیں بھی لوگوں کی مدد کرنی چاہئے- وہ گرے پڑے لوگوں کو اٹھاتا ہے ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہئے- اور آپ دیکھیں گے کہ جو لوگ واقعی ایسا کرتے ہیں ان کی زندگی قابل رشک ہو جاتی ہے لوگ ان کی طرف دیکھتے ہیں اور اپنے آپ کو ان جیسا بنانے کی کوشش کرتے ہیں-

حقیقت یہ ہے کہ جس طرح برائی پھیلتی ہے اسی طرح نیکی میں بھی یہ طاقت ہے کہ وہ دوسروں کو متاثر کرتی ہے اور اس طرح پھیلنا شروع ہو جاتی ہے- اور اگر ہم نیکی کو پھیلائیں تو ہمارے اپنے لئے بھی نیکیاں کرنا آسان ہو جاتا ہے اور معاشرے میں دوسرے لوگ بھی نیکیاں کرتے ہوئے معاشرے کو بہتر سے بہتر بنانے میں مد ثابت ہوتے ہیں- ہمیں چاہئے کہ ہم خدا تعالیٰ کی صفات میں رنگین ہو جائیں- خدا تعالیٰ کی صفات کا علم حاصل کریں ان پر عمل کریں اور ان میں اتنے رنگین ہو جائیں کہ ان کے علاوہ ہمیں کچھ نظر ہی نہ آئے- ہمارا کوئی اور رنگ کسی کو نظر نہ آئے- صرف خدا تعالیٰ کی صفات کا رنگ ہماری ذات سے جھلکتا ہو- اگر ہماری ذات سے خدا تعالیٰ کا رنگ جھلکنے لگے تو یقیناً ہم اپنی زندگی کے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے-

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنی جماعت سے جو کچھ چاہا ہے وہ یہی ہے کہ وہ پاکیزگی اختیار کریں اور پاکیزگی اختیار کرنے کے لئے جذبات نفسانیہ جو خدا تعالیٰ سے روگرداں کر دیتے ہیں ان کا مقابلہ کریں اور مقابلہ کرتے ہوئے ان پر غالب آ جائیں- یہ کوشش ہی کے ذریعے ہو سکتا ہے- کیونکہ انسان کو نیکی اور بدی دونوں کا اختیار دیا گیا ہے وہ چاہے تو نیکی اختیار کرے اور چاہے تو بدی اختیار کرے-

پس نیکی اختیار کرنے کے لئے بھی اسے کوشش کرنی پڑتی ہے اور کوشش کرتے کرتے وہ اپنے جذبات نفسانیہ پر غالب آ جاتا ہے- اس کی خواہشات اس کی امنگیں اور اس کی مرادیں خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی منشاء کے مطابق ہو جاتی ہیں اور ایسا ہونے سے وہ دوسروں سے ایک مختلف قسم کا انسان بن جاتا ہے- اس لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بیعت لینے کے بعد ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ اب آپ لوگ ایک نئے انسان بن گئے ہیں- دوسرے لوگوں کو بھی محسوس ہونا چاہئے یہ شخص اب وہ نہیں ہے جو پہلے تھا- گویا کہ ایک تبدیلی آنی چاہئے اور یہ تبدیلی ہی حقیقت میں احمدیت کا نشان ہے- اگر ہم بھی باقی سب لوگوں جیسی زندگی بسر کریں تو ہماری احمدیت کہاں نظر آئے گی- احمدیت کا نشان یہی ہے کہ ہم بیعت کے بعد ایک نئے انسان نظر آئیں- ایک بہتر انسان نظر آئیں- ہمیں خود بھی یہ بات محسوس ہو اور دوسرے بھی یہ بات محسوس کریں-

اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے آپ کو پاکیزہ بناتے ہوئے دوسروں سے مختلف نظر آئیں- اے خدا تو ایسا ہی کر-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل - سابق ڈائریکٹر نیشنل ایجوکیشنل کونسل

بدلتی ہوئی انسانی قدریں

پچھلے دنوں اہلیہ یکدم بیمار پڑ گئیں اور بیماری نے نڈھال کر دیا۔ ہسپتال کے صاف ستھرے فرشوں کو تادیر دیکھنے کا اتفاق ہوا اور پھر ڈاکٹروں کی آمد کی انتظار کی گھڑیوں کی کیفیت میں سے بھی کئی دن گزرنا پڑا۔ اور پھر عزیز و اقارب کے رویہ کا مشاہدہ کا بھی موقع ملا۔ دو تین روز تو اس طرف دھیان ہی نہ گیا کہ کسی کے دل میں بیمار پرسی کا خیال اٹھتا ہے یا نہیں اور جب بیماری سے کسی قدر ہٹ کے یہ سوچ ابھری کہ ہو سکتا ہے جس طرح ہسپتالوں میں براجمان چوکیدار آنے جانے پر پابندی بزور بازو عائد کرتے ہیں اسی طرح شاید بیماری کی خبر پہ بھی' باہر جانے پہ پابندی لگا دی گئی ہو۔ بہرحال دھیرے دھیرے سرکتے سرکتے یہ خبر عزیزوں تک پہنچی۔ اور پھر کچھ عزیز واقربا ہسپتال کی راہداریوں میں نظر آنے لگے۔ اللہ کا شکر ادا کیا کہ تیمارداری کے جذبہ کو ابھی ہمارے ہاں زندہ سلامت رکھا گیا ہے۔ اور اسی کے طفیل عزیز و اقارب کی آمد سے ہسپتال میں چہل پہل نظر آنے لگی۔ اور پھر گھر پہ بھی رونقیں ہوئیں۔ کہتے ہیں کہ دوست دیرینہ کا ملنا ملاقات مسیحا و خضر سے بہتر ہے۔ اور عزیز و اقربا کا ایک مریض کے گرد جمع ہو جانا بھی مسیحائی کا عمل گردانا جا سکتا ہے۔ اس سے یہ تسکین ملتی ہے کہ ہم اس دنیا میں تنہا نہیں۔ بلکہ کئی ہیں جو پوچھنے والے ہیں۔ پھر ادھر ادھر کی باتوں سے بیماری کا احساس وقتی طور پر کم ہو جاتا ہے۔ اور بیمار مانوس چہروں کے خوشگوار تاثر سے متاثر ہو کر کچھ ہلکا پھلکا محسوس کرتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ نعمت ہماری سوسائٹی میں موجود ہے۔ اور ابھی تک قائم و دائم ہے۔ مجھے کینیڈا کے ایک ہسپتال میں ایک اپریشن کے بعد چند روز ستانے کا اتفاق ہوا۔ دو بیڈ کا کمرہ تھا۔ دوسرے بیڈ پہ ایک کینیڈین نوجوان بھی کسی اپریشن کے بعد خاموش لیٹا ہوا تھا۔ نہ جانے وہ کسی کی آمد کا منتظر تھا یا نہیں مگر چھ۔ سات روز میں اسے دو اشخاص ہی گلدستہ تھامے' ملنے کے لئے آئے' اور ایک روز کسی فرم کی معرفت ایک گلدستہ خود ہی تشریف لایا۔ اور اس کی نگاہوں کے آگے سج گیا۔ یہ اس کے والدین کا بیمار پرسی کا انداز تھا۔ مگر مجھے تو ان پھولوں میں سے بھی اداسی جھانکتی ہوئی معلوم ہوئی۔ پھول اداس اس لئے کہ یہ بھی نوجوان کے چہرے کی اداسی دور کرنے کے عمل میں کوئی خاص کردار ادا نہ کر سکے۔ میں اس تنہا نوجوان کی اداسی اور اس کے عزیز و اقربا کی بے حسی کا مظاہرہ دیکھا کیا۔ اور تو کچھ نہ کر سکا مگر مجھے جو ٹی وی کی سہولت حاصل تھی اس کا رخ' اس کی اجازت سے' اس کی طرف کر دیتا۔ اور میں اس خیال سے مستغرق ہو جاتا کہ ترقی یافتہ اقوام کا معاشرہ بھی کیا خوب ہے۔ اس میں نہ اخوت کا جذبہ ہے نہ ہمدردی کا احساس' کسی کے پاس وقت ہی نہیں کہ اپنوں سے اپنائیت کا اظہار کر آئیں۔ ہر کوئی اپنے کام میں مگن۔ کسی کو کسی کا دھیان نہیں۔ کسی کی ضرورت کا احساس نہیں کسی کی بیماری کی پرواہ نہیں۔ دنیاوی جھمیلے ہر کسی کو جکڑے ہوئے۔ اور بے حسی ایسی کہ اندر سرایت کر چکی ہے۔ ہاں جب کسی شناسا سے سر راہے ملاقات ہو جائے تو ایک دلآویز مسکراہٹ استقبال کر لیتی ہے۔ ایک زوردار ہیلو وقتی طور پر گدگداتا ہے' مگر پھر وہی اکیلا پن' وہی مغائرت' وہی بے حسی' کوئی پوچھنے والا نہیں۔ یہ ہیں ترقی یافتہ اقوام کے طور طریقے جنہیں ہم آئیڈیل بنائے ہوئے ہیں۔ اور جن کی تقلید کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں کیا ہم ان ملکوں کے مقابل غیر ترقی یافتہ ہیں' نہیں' ہم ان سے اس معاملہ میں زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ کیا ترقی اسی کا نام ہے کہ اچھی انسانی قدروں کو بھلا کر انسانی ہمدردی سے محروم ہو جائیں؟ اپنے اوپر بے اعتنائی اور بے حسی طاری کر لیں۔ اس لئے مجھے خوشی ہوئی جب عزیز و اقارب میری اہلیہ کی بیمار پرسی کے لئے آنے لگے۔ کتنا بہتر معاشرہ ہے ہمارا اور کتنی سکون بخش بات ہے کہ ابھی اعلیٰ انسانی قدریں ہم میں موجود ہیں اور ابھی معاشرہ ان کے حسن سے عاری نہیں ہوا۔ مگر اس تسکین بخش کیفیت میں بعض اوقات ایک چبھن سی محسوس ہونے لگتی ہے۔ میں نے دیکھا کچھ عزیز جو قریبی بھی ہیں اور قریب بھی لیکن ان کے دل کے تار نہ جھنجھنائے۔ وہ اسی بے حسی کا شکار ہوئے جو شاید ہم نے مغرب سے امپورٹ کر لی ہے اور شاید آہستہ آہستہ ہمارے اندر بھی سرایت کرتی جا رہی ہے۔ کیا ہم اتنے مصروف ہو گئے ہیں کہ بیمار چہروں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ لانے کے لئے ابھی ہمارے پاس وقت نہیں؟ کیا بے حسی ہم میں اس قدر حلول کر گئی ہے کہ بنیادی انسانی قدریں' خالص مشرقی اور دینی روایات بھولتی چلی جا رہی ہیں؟ آخر یہ روکھا پن کیوں؟ یہ بے اعتنائی چہ معنی دارد؟ کیا قدریں بدل رہی ہیں؟ کیا ہماری آزاد پسندی کا یہ مطلب ہے کہ ہم نے اپنے اردگرد جو اعلیٰ قدروں کا تانا بانا بنا تھا اس کو توڑ کے یا اس کے خلاف احتجاج کر کے "کھلی فضا" میں سانس لینا چاہتے ہیں؟ اور یہ احتجاج یا بغاوت ہماری ترقی پذیری کا اظہار ہے۔ یا گراوٹ کا؟ کیا ہم اپنی اقدار کو پامال کر کے کوئی قابل فخر کارنامہ کر رہے ہیں۔ یا بندھن توڑ کر اپنے آپ کو تنہائیوں کی وادی میں دھکیل رہے ہیں؟ کیا ہم نے اس تبدیلی کو محسوس کیا ہے؟ کیا ہم نے اس کے متعلق کبھی سوچا؟ اگر نہیں تو آج سوچئے۔

چلئے میں آپ کو ساہیوال کی ایک چھوٹی سی گلی میں لے چلتا ہوں۔ گلی کہلاتی ہے انصار گلی۔ انصار تو تاریخ اسلام میں ایک قابل فخر نام ہے۔ ایسے افراد کا گروہ جن پر تاریخ کو فخر ہے مگر ہمارے ہاں انصاری کا مطلب کچھ اور ہی لیا جاتا ہے یعنی وہ نہیں جو اخلاق فاضلہ کے جبہ و دستار کی سج دھج میں نظر آئے بلکہ وہ جو جبہ و دستار کا کپڑا تیار کرے۔ بہرحال اس ماحول میں پہنچ کر ہر وقت کھٹ کھٹا کھٹ کی آوازیں سنائی دیتیں۔ مگر وہ جن کے متعلق کہا گیا "نیم تن در گور باشد' نیم تن در زندگی" (آدھا جسم قبر میں اور آدھا زندگی میں) وہ بھرپور زندگی کا اچھا نمونہ پیش کرتے۔ ان کی کھٹا کھٹ' ایک مسلسل موسیقی بھی کانوں کو بھلی لگنے لگی۔ اور وہ جو نیم تن گور میں لٹکائے رکھتے ان کا رشتہ زندوں کے ساتھ بہت مضبوط تھا۔ ان کے دلوں کی دھڑکن بھی ہمارے آہنگ رہی' کھٹ کھٹا کرتے رہنا تو ان کے پیشے کا تقاضا تھا۔ مگر ان کے اندر جھانکا تو نہایت شفاف۔ خلوص سے پر دل دھڑکتا ہوا پایا۔ جس میں محبت بھی تھی اور جو جذبہ ہمدردی سے بھی لبریز تھا۔ محلے کی عورتیں دن میں کم از کم ایک بار والدہ محترمہ کا حال احوال پوچھنے آتیں یا کسی مسئلہ کے سلسلہ میں یا رائے لینے آتیں۔ یگانگت کا جذبہ نمایاں۔ ایک دوسرے کا احترام' ایک دوسرے کا خیال' ایک دوسرے سے ہمدردی' لفظی ہی نہیں بلکہ حقیقی' میری پہلی بچی نے اس دنیا میں آنکھ کھولی تو ابھی چند سانسیں ہی لیں تھیں کہ اوپر سے بلاوا آ گیا۔ میں اس ننھی سی کلی کو ہاتھوں میں اٹھائے سپرد خاک کرنے روانہ ہوا۔ مگر محلے کے بزرگ آگے بڑھے۔ "نہیں! تم نہیں اٹھاؤ گے۔ یہ ہماری بچی ہے۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ اس غم کے بوجھ کو بانٹیں" اور میں نے یوں محسوس کیا کہ ایک بھی اپنا نہ ہونے کے باوجود سبھی اپنے ہیں۔ ان سبھی میں جولاہے بھی تھے۔ موچی بھی۔ پیشہ ورانہ کام قدرے کھردرا مگر وہ اندر سے کتنے ملائم اور نرم تھے۔ اور آج میرا جی چاہا کہ میں ان بظاہر معمولی مگر حقیقتاً عظیم لوگوں کی اعلیٰ انسانی قدروں کی داد دوں' اللہ ان پہ بے انتہا فضل فرمائے۔ یہ ہے ہمارا اصل معاشرہ' اخوت' یگانگت کا مظہر' یہ ہے ہماری مشرقی اقدار کی ایک جھلک' مگر جب ہم مشرقی اقدار کہتے ہیں تو شاید یہ بھول جاتے ہیں کہ یہ ہم میں سرایت کیسے کیں؟ آئیں کہاں سے؟ آیئے ان کا سراغ لگائیں اس منبع محبت و نور کی طرف چلیں۔

مکہ مکرمہ کی ایک چھوٹی سی گلی کے ایک کونے میں ایک بوڑھی عورت کھڑی ہے۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹوکری سی ہے۔ شاید وہ کسی کی منتظر ہے۔ شاید کسی کو تحفہ پیش کرنا چاہتی ہے اس کی مشتاق نگاہیں کسی کو ڈھونڈھ رہی ہیں۔ شاید کسی مہربان کی متلاشی ہیں۔ اور پھر ایک پر نور وجود' بڑی متانت سے قدم اٹھاتے ہوئے تشریف لاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں بوڑھی اپنی ٹوکری سمیٹ کر آگے بڑھتی ہے۔ کیا یہ کوئی نذرانہ پیش کرے گی؟ مگر یہ کیا اس نے تو اس پر نور وجود کے اوپر سب کچھ انڈیل دیا۔ اور یہ نہ پھول تھے۔ نہ پھل۔ بلکہ گلی محلہ کا کوڑا جو وہ اکٹھا کر کے لائی تھی۔ اور ان عظیم انسان سے تنفر اور حقارت کے اظہار کے طور پر انڈیل دیا۔ مگر قربان جائیں اس رحمت مجسم کے کہ نہ سرزنش' نہ سخت لفظ' نہ ماتھے پہ بل' نہ آنکھوں میں نفرت' اپنے پاک ہاتھوں سے اس گندگی کو جھاڑ کر آگے روانہ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ہر روز انہیں اسی کیفیت میں سے گزرنا پڑتا ہے مگر نہ گلہ نہ شکوہ نہ کوئی تعزیزی کاروائی نہ اپنے معتقدین کو ارشاد کہ اس مائی کو ایسی حرکت سے روکا جائے۔ رواداری صبرو تحمل کے پیکر اسے برداشت کرتے چلے جاتے ہیں مگر ایک روز کسی مکان کی اوٹ سے گلی کی نکڑ سے وہ نفرت برساتی آنکھیں نظر نہیں آتیں۔ وہ کوڑا کرکٹ سے بھری ہوئی ٹوکری اس پاک وجود کی طرف اچھلتی دکھائی نہیں دیتی۔ وہ رحمت مجسم کسی سے دریافت کرتے ہیں کہ آج خلاف معمول یہ بات کیوں؟ آج وہ کوڑے سے لت پت ہاتھ کیا ہوئے؟ بتلایا جاتا ہے کہ بڑھیا بیمار پڑ گئی۔ اور پھر آپؐ کے قدم فوراً اٹھ جاتے ہیں اس چھوٹے سے گھر کی طرف جس کی ایک چارپائی پہ وہ بوڑھی عورت بیماری سے نڈھال پڑی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لبوں پر دعائیں سجائے ہوئے حال پوچھتے ہیں اور وہ بڑھیا اس رحمت مجسم کو اتنا قریب دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک انسان دوسرے سے انتہائی نفرت کا اظہار کرے۔ اسے رسوا کرنے کی کوشش کرے۔ اس پہ حقارت اور نفرت کی ٹوکریاں پھینکے۔ اور وہ جنہیں ایسی نفرت کا نشانہ بنایا گیا ہو ان کے دل میں محبت کے ایسے چشمے پھوٹ رہے ہوں جو نفرتوں کی دیوار کو بہا لے جائیں۔ وہ کوڑا پھینکنے والی پہ محبت اور ہمدردی کچھ اسی انداز سے نچھاور کریں کہ وہ سخت دل بھی پسیج جائے۔ اور محبت کا شعلہ نفرتوں کے محل کو بھسم کر کے رکھ دے۔ نفرتیں محبتوں سے بدل جائیں' یہ وہ انقلاب ہے جو محبت بپا کر سکتی ہے۔ یہ ہے بیمار پرسی کی اعلیٰ مثال' یہ ہے خلق خدا سے ہمدردی کا عظیم سبق یہ ہیں وہ انداز جو ہمیں اپنانے ہیں۔ یہ ہے وہ جذبہ جسے ہم میں سرایت کرنا ہے۔ یہ ہے وہ عظیم مثال جس کی ہمیں تقلید کرنی ہے۔ (اللہ ہمیں توفیق بخشے!)

○○○

ایک اچھی بات

حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان جھوٹ کو ترک نہیں کرتا وہ مطہر نہیں ہو سکتا۔ نابکار دنیادار کہہ سکتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک بے ہودہ گوئی ہے۔ اگر سچ سے گذارہ نہیں ہو سکتا تو پھر جھوٹ سے ہرگز گذارہ نہیں ہو سکتا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

قبولیت دعا کے واسطے بھی کوشش اور صدق دل کی سچی تڑپ ہی کی ضرورت ہے۔ دیکھو دنیوی امتحانات کے واسطے لوگ کیسی کیسی خطرناک کوششیں کرتے ہیں۔ محنت کرتے کرتے ان کے دماغ پھر جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات خطرناک امراض مثل جنون' سل' دق' وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں اور بصورت ناکامی بعض لوگ تو ایسے صدمات کے نیچے آجاتے ہیں کہ خودکشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ غرض ایک چندروزہ اور دنیوی زندگی کے لئے کیسی کیسی سختیاں برداشت کرتے ہیں آخر یہ کامیابیاں کسی قدر ان کی محنتوں کا ہی نتیجہ ہوتی ہیں۔ اگر ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہیں امتحان کی تیاری نہ کریں تو کبھی کسی کو وہم بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کامیاب ہوں۔ مگر جب باایں ہمہ سخت محنت اور کوشش کے بھی بعض لوگ ناکام ہو جاتے ہیں تو بالکل نکمے اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہنے والوں کا کیا حال۔ مانا کہ کوشش کرنے والے بھی ناکام ہو جاتے ہیں۔ مگر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہئے کہ اب آئندہ کوشش ہی نہ کی جاوے۔ یہ بالکل غلط راہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رکھیئے

حضرت امام جماعت الاول

○ 1890ء "تکذیب براہین احمدیہ" از پنڈت لیکھرام کے جواب میں آپ کی تصنیف "تصدیق براہین احمدیہ" کی اشاعت۔ آپ کا سب سے پہلا فوٹو راجہ امر سنگھ نے لیا جو پہلی دفعہ 1907ء میں شائع ہوا۔

○ مارچ 1891ء ڈاکٹر جگن ناتھ (جموں) سے حقیت دین پر خط و کتابت

○ 1891ء "ازالہ اوہام" کی اشاعت میں مالی معاونت اشاعت تصنیف "رد تناسخ" ملازمت سے استعفیٰ کا دوبارہ خیال مگر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے ممانعت۔

○ 27۔ دسمبر 1891ء جماعت احمدیہ کے پہلے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت

○ 21۔ جنوری 92ء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ سفر لاہور اور منشی میراں بخش کی کوٹھی پر حضرت صاحب کے خطاب کے بعد تائیدی تقریر۔

○ 1892ء مہمانان جلسہ کے لئے قادیان میں ایک مکان تعمیر کرایا۔

○ ستمبر 1892ء ریاست جموں و کشمیر میں ملازمت کا خاتمہ۔ بھیرہ واپسی پر ایک شفاخانہ اور عالی شان مکان کی تعمیر کا آغاز

○ 28۔ دسمبر 1892ء جلسہ سالانہ کے موقع پر یورپ سے ایک رسالہ نکالنے کے لئے منتظم کمیٹی کے صدر بنے۔

○ 1893ء انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں شرکت اور پر معارف لیکچر۔

○ اپریل 1893ء سفر لاہور۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے ملاقات کے لئے قادیان میں آمد اور حضرت صاحب کے ارشاد پر وہیں کے ہو کے رہ گئے۔ "الدار" میں رہائش۔

قادیان میں مطب' درس کلام الٰہی و حدیث' حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اولاد کو تعلیم دیتے رہے۔ آپ کی تحریک پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے رسالہ "برکات الدعا" تصنیف فرمایا۔

○ 22۔ مئی تا 5۔ جون 1893ء عیسائیوں کے ساتھ مباحثہ (جنگ مقدس) میں حضرت بانی سلسلہ کی معاونت۔ اور اس کے بعد امرتسر میں پبلک تقاریر۔

○ جون 1893ء حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ سفر جنڈیالہ اور تقریر۔

○ اگست 1893ء حضرت بانی سلسلہ کی شان میں فصیح و بلیغ عربی میں مضمون اور قصیدہ رقم فرمایا جو کرامات الصادقین میں شائع ہوا۔

○ دسمبر 1894ء جلسہ سالانہ پر آپ کی شاندار تقریر۔

○ 1895ء سفر جموں۔ مہاراجہ کشمیر کی طرف سے دوبارہ ملازمت کی پیشکش مگر آپ کا انکار۔ ام الالسنہ کی تحقیق میں گراں قدر حصہ لیا۔

○ 30- ستمبر 1895ء مقدس چولہ دیکھنے کے لئے سفر ڈیرہ بابا نانک میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی رفاقت۔

○ 1896ء سفر بہاولپور اور حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف سے ملاقات۔

○ اپریل تا اکتوبر 1896ء حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو کلام الٰہی پڑھانے کے لئے حضرت بانی سلسلہ کے ارشاد پر مالیر کوٹلہ میں رہے۔

○ 28۔ 29۔ دسمبر 1896ء جلسہ مذاہب عالم لاہور میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا مضمون آپ کی صدارت میں پڑھا گیا۔ اجلاس کا آغاز اور اختتام آپ کی تقریر سے ہوا۔

1897ء

○ جنوری سفر مالیر کوٹلہ۔ مارچ تک وہیں رہے۔

○ 30۔ جنوری انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں لیکچر۔

○ اپریل۔ لیکھرام کے قتل کے سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ کے علاوہ آپ کی بھی خانہ تلاشی لی گئی۔

○ 20' 21 جون جلسہ احباب قادیان میں شمولیت اور تقریر۔

○ 13۔ اگست مقدمہ مارٹن کلاک کے سلسلہ میں کپتان ڈگلس کی عدالت میں گواہی۔

○ اکتوبر حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ سفر ملتان۔ مدرسہ اسلامیہ کے ہال میں تقریر۔

○ 27۔ دسمبر جلسہ سالانہ پر وجد انگیز خطاب۔

1898ء

○ جنوری تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اجراء اور تکمیل کے لئے شاندار جدوجہد کی۔

○ فروری الحکم کی قلمی معاونت کا آغاز۔

31۔ مئی آپ کی بیٹی حفصہ کی شادی حکیم مفتی فضل الرحمان صاحب سے ہوئی۔

جولائی انجمن ہمدردان (دین) میں لیکچروں کا سلسلہ۔

○ 26۔ اگست حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی بیٹی امامہ کی وفات۔

○ نومبر حضرت نواب محمد علی خان صاحب کا دوسرا نکاح پڑھانے کے لئے سفر مالیر کوٹلہ۔

○ دسمبر جلسہ سالانہ پر تقاریر۔

1899ء

○ 4۔ جنوری حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ سفر گورداسپور۔

○ 28۔ جنوری حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ سفر دھاریوال۔

○ 15۔ فروری ولادت میاں عبدالحئی صاحب۔

○ مولوی کرم دین آف بھین کے خطوط کی اشاعت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ آپ کا سب سے پہلا فوٹو لیا گیا۔

○ اس سال سوالات پر مشتمل قریباً تین ہزار خطوط آپ کی خدمت میں موصول ہوئے جن کے جواب آپ نے بذریعہ الحکم یا بذریعہ خطوط دیئے۔

1900ء

○ 24۔ مارچ آپ کی تجویز پر بعض قومی ضرورتوں میں مالی معاونت کی خاطر آمد و خرچ کے رجسٹر کھولے گئے۔

○ 29۔ مارچ علامہ شبلی نعمانی سے خط و کتابت اور انہیں دعوت حق۔

○ مارچ پیر مہر علی صاحب گولڑوی سے خط و کتابت۔

○ 11۔ اپریل خطبہ (-) قلمبند کیا۔

○ 27۔ دسمبر جلسہ سالانہ پر تقریر۔

○○○

عبدالحمید چوہدری

ایک مسافر کا احسان

انگلینڈ میں اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مجھے انگلینڈ کی ہی ایک کمپنی نے پاکستان میں اپنا Resident Representative مقرر کیا۔ چونکہ مجھے Sales کا کوئی تجربہ نہیں تھا اس لئے اس کمپنی نے مجھے بمبئی میں اپنے دفتر میں تین ماہ کے لئے کام کرنے کے لئے بھجوایا تا مجھے تجربہ حاصل ہو جائے۔ میں 16۔ اکتوبر 1958ء کو کراچی سے بمبئی کے لئے روانہ ہوا۔ وہاں تین ماہ کام کرنے کے بعد 16 جنوری 1959ء کو کراچی واپس آیا۔ اس دوران بمبئی کے علاوہ مجھے کلکتہ' کٹک' بنارس اور دلی میں کام کرنے کا موقع ملا۔

بمبئی سے واپسی کے بعد میں نے لائل پور (موجودہ فیصل آباد) جانے کے لئے چناب ایکسپریس کے سیکنڈ کلاس میں اپنے لئے سیٹ بک کرائی۔ لائلپور سے مجھے بذریعہ بس اپنے آبائی وطن جھنگ شہر جانا تھا۔ وہاں ان دنوں میرے والدین رہائش پذیر تھے۔

ریل گاڑی شام سات بجے کے قریب کراچی شہر کے سٹیشن سے روانہ ہوئی۔ میرے پاس بستر وغیرہ نہیں تھا۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا مجھے سردی محسوس ہونے لگی۔ ریل گاڑی کے ڈبہ میں دیگر مسافر ایک ایک کر کے سو گئے۔ میں بھی اپنی سیٹ پر لیٹ گیا لیکن سردی کی وجہ سے نیند مجھ سے کوسوں دور تھی۔ سندھ کے ریگزار سے گزرتے ہوئے سردی کی شدت میں اضافہ ہو گیا تھا۔ میں ٹھٹھرتا اپنی ٹانگیں دوہری کئے سیٹ پر لیٹا ہوا تھا کہ نصف شب کے قریب مجھے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی میرے اوپر کمبل ڈال رہا ہے لیکن میں نے کوئی حرکت نہ کی پنجابی میں جیسے کہتے ہیں "مچل مارنا" میں بھی مچل مارے پڑا رہا۔ کمبل کی گرمی سے تھوڑی دیر بعد مجھے نیند آگئی۔

دوسری صبح جب میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ دیگر سب مسافر بیدار ہو چکے تھے۔ میں بھی اٹھ کر بیٹھ گیا۔ میری آنکھیں اس شخص کی متلاشی تھیں۔ جس نے احسان کرتے ہوئے مجھ پر اپنا کمبل ڈالا تھا۔ اتنے میں ادھیڑ عمر کے ایک صاحب نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا کہ "پچھلی رات میری آنکھ اچانک کھل گئی تو میں نے دیکھا کہ آپ سردی کی وجہ سے کانپ رہے تھے۔ میرے پاس ایک فالتو کمبل تھا جسے میں نے آپ کے اوپر ڈال دیا۔ اگر آپ شروع سفر میں ہی بتا دیتے کہ آپ کے پاس بستر نہیں ہے تو میں اسی وقت کمبل آپ کو دے دیتا" میں نے اپنے اس محسن کا شکریہ ادا کیا۔

اپنے گھر پہنچ کر جب میں نے اپنے والدین کو یہ واقعہ سنایا تو میرے والد صاحب کے منہ سے بے اختیار نکلا کہ "خدا اس شخص کا بھلا کرے" اور بھی دعائیں دیں۔ اس واقعہ کو میں کبھی نہیں بھول سکتا اور اپنے محسن کے لئے دعا کرتا ہوں۔

○○○

حضرت امام جماعت الثانی نے 1955ء کے جلسہ سالانہ پر فرمایا:-

"(رفقاء) فوت ہو رہے ہیں.... ہمارے ہاں بھی (رفقاء) کے حالات محفوظ ہونے چاہئیں۔ ملک صلاح الدین صاحب لکھ رہے ہیں...... کم سے کم احمدیوں کو چاہئے تھا کہ اپنے آباء کے نام یاد رکھتے۔ آپ لوگ تو قدر نہیں کرتے۔ جس وقت یورپ اور امریکہ احمدی ہو اوہ بڑی بڑی کتابیں لکھیں گے جیسے یورپ میں بعض کتابوں کی بیس بیس چالیس چالیس پاؤنڈ قیمت ہوتی ہے۔ اور بڑی بڑی قیمتوں پر لوگ ان کو خریدیں گے۔ مگر ان کا مصالحہ ان کو نہیں ملے گا۔ اور وہ غصہ میں آ کے تم کو بد دعائیں دیں گے......"

(الفضل 16۔ فروری 56ء)

اگرچہ احباب کرام نے یاد رفتگان کے عنوان سے متعدد مضامین الفضل میں شائع کروائے ہیں۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ابھی بہت کچھ لکھا جانا باقی ہے۔ اور نہ صرف یاد رفتگان ہی کے سلسلے میں بلکہ احباب اپنی زندگی کے ایسے واقعات بھی تحریر فرما کر الفضل کو بھجوائیں جو تاریخ کا حصہ بن سکتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا تھا یہ آئندہ کے مورخین کے لئے مصالحہ ہے۔ اگر یہ مصالحہ انہیں نہیں ملے گا تو وہ کیا لکھیں گے۔ اور نہ لکھنے کی وجہ سے وہ غصے میں آ کے ہمیں بد دعائیں دیں گے۔ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔ ہر ایسا واقعہ جو کسی کے ساتھ پیش آیا ہے اور وہ احمدیت کی تاریخ کا حصہ بن سکتا ہے اس کے لئے الفضل کی صفحات کھلے ہیں۔ ہم اسے اپنی سعادت سمجھتے ہیں کہ آئندہ کے مورخ کے لئے مصالحہ مہیا کرنے کا انتظام کریں۔

پس ہماری تمام قارئین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے آباء واجداد کے حالات بھی لکھیں اور اپنے واقعات بھی جو تاریخ کا حصہ بن سکیں تحریر کر کے الفضل کو بھجوائیں۔ اگر آپ خود نہیں لکھ سکتے تو کسی دوست سے کہئے کہ وہ آپ کی باتیں سن کر اسے احاطہ تحریر میں لائیں ہم یہ بھی چاہیں گے کہ اگر کوئی ایسا لکھنے والا نہ ملے تو آپ ان باتوں کو ٹیپ پر ریکارڈ کر کے ہمیں ارسال کر دیں۔ مقصد یہ ہے کہ آئندہ کے مورخ کے لئے مصالحہ تیار کیا جائے۔ ہم آپ کے ریکارڈ کئے ہوئے ٹیپ کو احاطہ تحریر میں لا کر الفضل میں شائع کرنا اپنی سعادت سمجھیں گے۔ ایسا کیجئے اور ضرور کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ ادیان عالم

محترم رحمت اللہ شاکر

آنریری قومی خدمت اور بے نفسی

(1) حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب امور سلطنت کی سرانجام دہی کے لئے عمال کی ضرورت بکثرت پیش آنے لگی تو انہیں عمال کے انتخاب میں ایک بہت بڑی دشواری یہ پیش آئی کہ یہ لوگ حق الخدمت لینا زہد و اتقاء کے منافی سمجھتے تھے۔ اور قومی خدمت بغیر معاوضہ ادا کرنا زیادہ پسند کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن سعدی حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ کیا مجھے خبر نہیں کہ آپ بعض ملکی خدمات سرانجام دیتے ہیں لیکن جب کوئی معاوضہ پیش کیا جاتا ہے تو اسے لینے سے انکار کر دیتے ہیں۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا میرے پاس گھوڑے ہیں اور میری مالی حالت اچھی ہے اس لئے چاہتا ہوں مسلمانوں کی خدمت للّٰہی کروں۔

(2) حضرت عبداللہؓ بن ارقم آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں مراسلات کی کتابت پر مامور تھے حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ اور پھر حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بھی اس خدمت کو سرانجام دیتے رہے بلکہ حضرت عمرؓ نے انہیں خزانچی بھی مقرر کر دیا تھا۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں جب سبکدوش ہوئے تو انہوں نے تیس ہزار یا بعض روایات کے مطابق دو لاکھ درہم بطور معاوضہ پیش کئے۔ مگر آپ نے لینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ میں نے یہ کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا ہے اور وہی مجھے اس کا اجر دے گا۔

(3) اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت اسلام کی سب سے بڑی خدمت تھی۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہی اسلام کا قیام وابستہ تھا۔ اس لئے صحابہؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت بھی بڑے شوق سے کرتے تھے۔ وہ اس کے لئے کوئی معاوضہ پسند نہیں کرتے تھے۔ حضرت ربیعہ بن سلمیٰ کے متعلق آتا ہے کہ آپ دن رات خدمت کے لئے آپؐ کے حضور کمربستہ رہتے تھے۔ عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر جب آنحضرت ﷺ اپنے گھر تشریف لے جاتے تو حضرت ربیعہ دروازہ پر بیٹھ جاتے تاکہ اگر حضور علیہ السلام کو کوئی ضرورت پیش آئے تو اسے پورا کر سکیں۔ ایک بار آنحضرت ﷺ نے ان کو خدمت کا کچھ معاوضہ دینا چاہا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اور کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے صرف اس چیز کی ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور میری شفاعت کر دیں کہ آگ سے نجات ہو جائے۔ ایک بار آنحضرت ﷺ نے ان کو شادی کرنے کا مشورہ دیا مگر انہوں نے کہا کہ جھنجھٹ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاری میں مخل ہو گا اس لئے مجھے پسند نہیں۔

(4) ان کے علاوہ اور بھی کئی صحابہؓ تھے جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمت نبوی کے لئے وقف کر رکھی تھیں۔ حتیٰ کہ معمولی خدمات بھی نہایت اہتمام سے کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کو ٹھنڈا پانی بہت مرغوب تھا چنانچہ ایک صحابیؓ نے یہ خدمت اپنے ذمہ لے رکھی تھی اور آپؐ کے لئے پانی ٹھنڈا کر کے لایا کرتے تھے۔

(5) آجکل یہ مرض عام ہے کہ کوئی کام کسی کے سپرد کیا جائے وہ پہلے یہ دیکھتا ہے کہ مالی لحاظ سے کیا فائدہ ہو گا۔ لیکن صحابہ کرام اس قسم کے خیالات سے بالاتر تھے ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ بن العاص سے فرمایا کہ میں تم کو ایک مہم پر بھیجنا چاہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ مال غنیمت دے گا۔ تو اس میں سے کثیر حصہ تمہیں ملے گا۔ آپ نے جواب دیا کہ میں مال کے لئے مسلمان نہیں ہوا۔ صرف اس لئے اسلام لایا ہوں کہ آپؐ کا فیض صحبت حاصل کروں۔

(6) حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی آنحضرت ﷺ کے ایک خادم تھے ایک مرتبہ آپؐ نے چاہا کہ ان کو کچھ معاوضہ دیں۔ چنانچہ فرمایا کہ کچھ مانگو۔ انہوں نے جواب میں کہا یا رسول اللہ ﷺ میں جنت میں آپؐ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ اور کچھ نہیں آپؐ نے فرمایا کچھ اور۔ انہوں نے کہا بس یہی ایک چیز چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ کثرت سے نماز پڑھو تو تمہیں دولت نصیب ہو گی۔

(7) بے نفسی اور کسی طمع و لالچ سے بے نیاز ہو کر قومی خدمت سرانجام دینے کی تاریخ میں حضرت خالد بن ولید کا واقعہ سب سے ممتاز ہے۔ بعض وجوہ کی بناء پر حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ خلافت کی ابتداء ہی میں ان کو لشکر اسلامی کی سالاری کے عہدہ جلیلہ سے معزول کر دیا۔ اور حضرت ابوعبیدہ کے ماتحت کر دیا۔ حضرت خالدؓ بن ولید کی جنگی خدمات۔ بہادری۔ جرات۔ تدبر اور معاملہ فہمی کے واقعات سے تاریخ اسلام کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔ یہ انہی کی جانبازانہ مساعی کا نتیجہ تھا کہ جنگ یرموک میں رومی امپیریلزم کی کمر ہمت ٹوٹ گئی اور قیصر کا ایوان مسلمانوں کے رعب سے کانپنے لگا۔ لیکن اس کے باوجود حضرت عمرؓ نے ان کا عزل ضروری سمجھا۔ اور اس کے احکام صادر کر دیئے حضرت خالدؓ نے نہایت کشادہ پیشانی کے ساتھ خلیفہ وقت کے احکام کی تعمیل کی۔ اور دل میں کوئی انقباض بھی پیدا نہیں ہونے دیا۔ حضرت ابوعبیدہؓ کے ماتحت ہو کر بھی وہ اسی جانبازی اور سرفروشی کے ساتھ میدان جہاد میں داد شجاعت دیتے نظر آتے ہیں۔ جس طرح اپنے سپہ سالار ہونے کے وقت میں تھے۔ دراصل یہی جذبہ ہے جس کے ماتحت قومی خدمات کوئی نتیجہ پیدا کر سکتی ہیں۔ جو لوگ معمولی اور برائے نام عہدوں کی وجہ سے قومی اور ملی کاموں میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں اور ایسے بگڑ جاتے ہیں کہ بجائے کسی مفید امداد کے تخریبی مساعی میں حصہ لینے لگتے ہیں وہ قوم کے لئے ایک لعنت ہیں قومی خدمات میں خلوص' بے نفسی اور شہرت سے بعد ہونا چاہئے۔ اور جو قومی کام کسی کے سپرد ہو اسے نفسانی جذبات سے بلند و بالا رہ کر

باقی صفحہ 6 پر

امۃ اللطیف خورشید سابق ایڈیٹر مصباح

ناقابلِ فراموش

اس زمانہ میں فراموش شدہ قومی روایات اور اقدار خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ میں از سر نو زندہ ہو رہی ہیں۔ احمدی بھائیوں اور بہنوں میں بالعموم باہمی محبت و ہمدردی اور ایک دوسرے پر اعتماد کی قیمتی روح موجود ہے اور آئے دن اس کی مثالیں سامنے آتی رہتی ہیں عاجزہ اسی سلسلے میں اپنا ایک ذاتی واقعہ عرض کرتی ہے۔

مئی 1974ء میں جماعت احمدیہ بہت نامساعد حالات و مصائب میں سے گزر رہی تھی۔ انہی ایام کا واقعہ ہے کہ ہماری بیٹی (عزیزہ ڈاکٹر کرنل نصرت ظفر) فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور میں داخلہ لے رہی تھی اس سلسلے میں ہمارا بیٹا عزیز لئیق احمد خورشید داخلہ کی رقم اور دیگر ضروری کاغذات لے کر لاہور گیا وہاں سے اس نے اطلاع دی کہ ایف ایس سی میں اس کے اتنے نمبر ہیں کہ اس کا داخلہ بآسانی ہونے کی امید ہے۔ مگر ایم بی بی ایس کرنے کے بعد کچھ عرصہ اسے لازمی سرکاری ملازمت کرنا ہو گی اور اس سلسلے میں کالج والوں نے ایک لاکھ روپے کی ضمانت طلب کی ہے۔ ان دنوں ربوہ میں جماعت کی مجلس مشاورت منعقد ہو رہی تھی اس لئے عزیزہ نصرت کے والد (شیخ خورشید احمد صاحب سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل) لاہور نہیں جا سکتے تھے۔ لہٰذا میں اکیلی ہی لاہور چلی گئی مگر وہاں جا کر باوجود کوشش کے ایک لاکھ کی ضمانت دینے کا انتظام نہ ہو سکا۔ بہت پریشانی ہوئی رات بھر دعائیں کرتی رہی اگلے دن علی الصبح میں مکرم وحید سلیم صاحب ایڈووکیٹ (جو اب فوت ہو چکے ہیں) کو ملنے کے لئے روانہ ہوئی تاکہ ان سے مشورہ کیا جا سکے کہ اگر ضمانت کا انتظام نہ ہو سکے تو پھر کیا کارروائی کی جائے مجھے یہ علم تھا کہ مکرم وحید سلیم صاحب کا دفتر نیلا گنبد کے علاقہ میں ہے جب وہاں پہنچی تو موسیٰ اینڈ سنز کا سائن بورڈ نظر آیا میں جانتی تھی کہ یہ احمدیوں کی دوکان ہے میں دوکان کے اندر داخل ہوئی تو وہاں ایک بزرگ بیٹھے تھے علیک سلیک کے بعد انہوں نے پوچھا کہ بی بی آپ کس لئے آئی ہیں؟ میں نے ان سے وحید سلیم صاحب کا ایڈریس پوچھا اور بتایا کہ میں ربوہ سے آئی ہوں میں نے اپنے بیٹی کو فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں داخل کروانا ہے اور کالج والوں نے ایک لاکھ روپے کی ضمانت طلب کی ہے جس کا انتظام نہیں ہو رہا اس لئے میں ان سے ملنا چاہتی ہوں میری یہ بات سن کر وہ بزرگ بے ساختہ فرمانے لگے کہ

"بی بی! ہم یہاں کس لئے بیٹھے ہوئے ہیں آپ کو جتنی بھی ضمانت چاہئے ہم دینے کے لئے تیار ہیں۔ میں خود آپ کو وکیل صاحب کے ہاں لے جاؤں گا"

میں ان کے یہ الفاظ سن کر حیران رہ گئی میں پردہ میں تھی اور ابھی تک میں نے ان سے اپنا تعارف بھی نہ کرایا تھا مگر وہ صرف یہ سن کر کہ میں ربوہ سے آئی ہوں بلا تامل ضمانت دینے کے لئے تیار ہو گئے! پھر وہ اپنی جائیداد کے کاغذات لے کر او تھ کمشنر کے پاس گئے اور اس سے اپنی جائیداد کے کاغذات کی تصدیق کرائی اور اگلے دن وہ مجھے مکرم وحید سلیم صاحب کے پاس لے گئے اور وہاں جا کر تمام قانونی کارروائی مکمل کرا کے اپنی جائیداد کی بناء پر ایک لاکھ روپے کی ضمانت کا انتظام کر دیا۔

بغیر کسی واقفیت کے محض احمدی ہونے کی وجہ سے ضمانت کا انتظام کرنے والے یہ بزرگ کون تھے! یہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق حضرت محمد موسیٰ صاحب (مالک و بانی مشہور قدیم فرم موسیٰ اینڈ سنز) کے بیٹے حضرت محمد حسین صاحب تھے جو اب وفات پا چکے ہیں اس واقعہ پر بائیس سال گزر چکے ہیں مگر اب بھی جب وہ یاد آتے ہیں تو دل کی گہرائیوں سے ان کے لئے دعائیں نکلتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ان کی اولاد کا ہمیشہ حافظ و ناصر ہو۔ آمین

میں محترم وحید سلیم صاحب کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتی ہوں انہوں نے دور ابتلاء کے مقدمات میں سلسلہ کی بہت خدمت کی ہے انہوں نے میری بیٹی کے کاغذات کے ساتھ ہی دو اور احمدی بچیوں کی ضمانت کے کاغذات بھی مکمل کئے تھے ان میں سے ایک ناصرہ صبیحہ صاحبہ اور دوسری حضرت طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ (حرم حضرت امام جماعت الثالث) تھیں یہ دونوں بھی میری بچی کی شروع سے آخر تک کلاس فیلو ہیں اور انہوں نے اکٹھے ہی ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ محترم سلیم وحید صاحب کو بھی بلند درجات عطا فرمائے اور ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

OOO

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

اصل غرض انسان کی پیدائش کی یہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرے اور ان باتوں سے جو گناہ کہلاتے ہیں بچتا رہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ گناہوں اور بدیوں سے بچے۔ لیکن ان کے دور کرنے کا کیا طریق ہے۔ یاد رکھو کہ ہر گناہ اور بدی نری اپنی کوشش سے دور نہیں ہو سکتی۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اس کے شامل حال نہ ہو۔ پس اس کے واسطے ضرورت ہے کہ گناہوں کے ترک کرنے کے لئے اس قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے۔ اور اسقدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے۔ تدبیر کے لئے چاہئے کہ گناہوں کو یاد رکھے۔ کہ فلاں فلاں بات گناہ کی ہے۔ اس سے بچنے کی کوشش کرو۔ رات دن ان بدیوں کو دور کرنے کی فکر میں لگے رہو۔ اور ان اسباب پر غور کرو جو ان بدیوں کا باعث ہوتے ہیں۔ اگر ان بدیوں کا موجب بد صحبت ہے تو اس صحبت کو چھوڑ دو اور اگر خلق بد اس کا باعث ہے تو اس خلق کو چھوڑ دو۔ ہر ایک چیز کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے اور اسے چھوڑ نہیں سکتا جب تک کہ اس سبب کو نہ چھوڑے۔ ہاں یہ بھی سچ ہے کہ بعض وقت انسان ان اسباب اور وجوہ کو چھوڑنا چاہتا ہے لیکن وہ عاجز ہو جاتا ہے اور اسے چھوڑنا چاہتا ہے مگر اس کے چھوڑنے میں قادر نہیں ہو سکتا ایسی صورت میں دعا سے کام لینا چاہئے۔ اور خدا تعالیٰ سے توفیق مانگے تا وہ اسے اس گناہ کی زندگی سے رہائی دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30951 میں جمیل احمد ولد محمد افضل قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-4-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد جمیل احمد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 ملک منظور احمد عمر وصیت نمبر 29305 جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر 29406 جامعہ احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر 30952 میں عبدالعزیز ولد چوہدری عمردین قوم جٹ پیشہ شیر فروشی عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 15/22 دارالرحمت شرقی الف ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-9-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین 12 کنال 8 مرلہ واقعہ موضع کوٹھے والا ضلع ملتان مالیتی -/125000 روپے۔ 2۔ مکان واقعہ نصرت آباد ربوہ مالیتی -/200000 روپے۔ 3۔ گائے مع بچھڑی مالیتی -/13000 روپے۔ اور گدھا ریڑی مالیتی -/4000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -342000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت شیر فروشی مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/10000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالعزیز 15/22 دارالرحمت شرقی الف ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری یوسف علی 26/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالحکیم 51/22 دارالرحمت شرقی الف ربوہ۔

مسل نمبر 30953 میں رضیہ خانم زوجہ رحیم بخش صاحب قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چاہ گولے والا مظفر گڑھ حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی 4 تولہ مالیتی -/20000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/15000 روپے۔ 3۔ ایک کنال زمین دریا برد مالیتی -/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1800 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رضیہ خانم زوجہ محمد شریف کارکن دارالضیافت ربوہ گواہ شد نمبر 1 رحیم بخش والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد شریف کارکن دارالضیافت ربوہ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 30954 میں بشیراں بیوہ مہراللہ یار قوم میکن پیشہ خانہ داری عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نور منزل علی پور ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-9-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ بالیاں طلائی وزنی 7 ماشہ مالیتی 3267 روپے۔ 2۔ انگوٹھی طلائی وزنی 3 ماشہ مالیتی -/1400 روپے۔ 3۔ نقد رقم -/42000 روپے۔ اور کچا کمرہ کا حصہ 1/8 حصہ مالیتی ..... اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشیراں نور منزل وارڈ نمبر 8 علی پور ضلع مظفر گڑھ گواہ شد نمبر 1 اوصاف احمد وصیت نمبر 25159 گواہ شد نمبر 2 وقار احمد سابق سیکرٹری دعوت الی اللہ علی پور ضلع مظفر گڑھ۔

مسل نمبر 30955 میں زبیدہ بیگم بیوہ کرامت اللہ صاحب قوم ککڑ پیشہ خانہ داری عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن D/219 باغ محلہ جہلم شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-6-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ خاوند محترم مکان برقبہ ڈیڑھ مرلہ واقعہ باغ محلہ جہلم مالیتی اندازاً -/150000 جس کے 1/8 حصہ شرعی کی مالکہ ہوں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/375 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زبیدہ بیگم D/219 باغ محلہ جہلم گواہ شد نمبر 1 حمید اللہ خالد وصیت نمبر 22713 گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد بھٹی D-61 باغ محلہ جہلم۔

مسل نمبر 30968

I Mrs. Asri w/o Singa maksud

پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت 1958ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-5-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ 300 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی -/4500000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین برقبہ 160 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی -/640000 روپے۔ 3۔ زرعی زمین برقبہ 2200 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی -/8800000 روپے۔ 4۔ زیورات طلائی وزنی 15 گرام مالیتی -/330000 روپے۔ 5۔ حق مہر -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs. Asri انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Warim khosidin انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Ucin sanusi انڈونیشیا۔

مسل نمبر 30969

I Nazir Achmad s/o M. Jamin

پیشہ پنشنر عمر 62 سال بیعت 1966-6-22 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 94-12-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان برقبہ 400 میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی چالیس ملین 40000000 روپے (2) زمین برقبہ 161 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی چار ملین 4000000 روپے (3) مکان برقبہ 500 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی 25 ملین 25000000 روپے (4) زمین برقبہ 3200 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی 5 ملین 5000000 روپے (5) زمین برقبہ 600 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی 3 ملین 3000000 روپے (6) کار سوزوکی ماڈل 1989ء مالیتی دس ملین 10000000 روپے (7) موٹر سائیکل ہنڈا ماڈل 1989ء مالیتی دو ملین 2000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو لاکھ 200000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ بارہ لاکھ 1200000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Nazir Achmad گواہ شد نمبر 1 Drs. Rohyan Sosiadi گواہ شد نمبر 2 Nasir Ahmad

مسل نمبر 30970

I Drs. Deddy Koesnadi s/o Tisna

پیشہ پنشنر عمر 59 سال بیعت 1963ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-1-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زمین برقبہ پانچ ہزار مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی 5 ملین 5000000 روپے (2) کار ماڈل 1978ء مالیتی پانچ ملین 5000000 روپے (3) کار ماڈل 1961ء مالیتی ایک ملین 1000000 روپے اس وقت مجھے مبلغ دو لاکھ 398200 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Deddy Koesnadi گواہ شد نمبر 1 E.Dimyati گواہ شد نمبر 2 Mandang thuriatna

---

بقیہ صفحہ 5

ادا کرنا چاہئے۔ اور یہی وہ سپرٹ ہے جو کسی قوم کی کامیابی کی ضامن ہو سکتی ہے۔

○○○

وقف عارضی

○ جو احباب دفتر وقف عارضی ربوہ میں وقف عارضی کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد (وقف عارضی) ربوہ کی خدمت میں فوراً بھجوا دیں۔ ربوہ کی برکات سے استفادہ کرنے کا نادر موقعہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 18- جنوری 1997ء

12-00 رات- جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس(نیا)-
2-00 درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- از بیت الفضل یو کے (دوبارہ)-
3-30 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
4-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل لندن یو کے 97-1-17 (دوبارہ)
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر - ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع(دوبارہ)
6-00 لقاءمع العرب(دوبارہ)
7-00 بیت بازی دارالعلوم بمقابلہ دارالنور (دوبارہ)
8-00 (صبح)اردو کلاس(دوبارہ)-
9-15 درس کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن یو کے (دوبارہ)
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت الرابع(دوبارہ)
12-00 دوپہر خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل لندن یو کے (97-1-17)(دوبارہ)
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب-
1-45 لقاءمع العرب-
2-50 اردو کلاس-(دوبارہ)-
3-50 بنگلہ پروگرام-
4-30 لائیو درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن-یو-کے-
6-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
6-30 مجلس سوال و جواب- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- گوٹن برگ- سویڈن-(96-12-3)
8-30 (رات) ہمارے دوستوں سے ملئے- انٹرویو محمد احمد جلیل صاحب حصہ دوئم
9-00 [illegible]مع العرب-(دوبارہ)
10-00 عربی پروگرام- تشریح کلام الٰہی
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام راشد صاحب

اتوار 19- جنوری 1997ء

12-00 رات- جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس(نیا)-
2-00 درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- از بیت الفضل لندن یو کے (دوبارہ)-
3-30 حکایات شیریں(نیا)
4-15 تقریر از مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام راشد صاحب
6-00 لقاءمع العرب
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے- انٹرویو مولانا محمد احمد جلیل صاحب(دوبارہ)
8-00 (صبح)اردو کلاس(دوبارہ)-
9-00 حکایات شیریں-
9-15 درس کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- از بیت الفضل لندن یو-کے(دوبارہ)
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام راشد صاحب
12-00 دوپہر سرائیکی پروگرام- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع(95-1-17)
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
1-45 لقاءمع العرب-(دوبارہ)-
2-50 اردو کلاس-(دوبارہ)-
3-50 بنگلہ پروگرام-
4-30 لائیو- درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- از بیت الفضل لندن-یو-کے-
6-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
6-05 تلاوت خبریں-
6-30 (رات) مجلس سوال وجواب-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-گوٹن برگ- سویڈن-(96-12-3)
8-30 اراؤنڈ دی گلوب-
9-00 لقاءمع العرب-
10-00 البانین پروگرام-
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- مقابلہ نظم- ناصرات الاحمدیہ

ooo

اعلان

○ وزارت تعلیم حکومت پاکستان نے بیرون ملک اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند احباب سے کلچرل سکالر شپ اور ٹیکنیکل Assistance پروگرام کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- درخواست دھندہ کا کم از کم 3 سال کسی تعلیمی ادارے / ریسرچ ارگنائزیشن میں کام کیا ہونا ضروری ہے- عمر کی حد 35 سال ہے-

درخواست دھندگان 6- جنوری 97ء کے ڈان میں بتائے گئے فارمیٹ (Format) کے مطابق درخواستیں ہمراہ تعلیمی اسناد- تفصیلی مارک شیٹ- کام کرنے کا سرٹیفکیٹ وغیرہ کے ساتھ مورخہ 31- جنوری 1997ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں-

اسسٹنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر
کمرہ نمبر 227- بلاک-ڈی
پاک سیکرٹریٹ اسلام آباد

(نظارت تعلیم)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں-

عزیزم فرید احمد ابن مکرم فاروق احمد صاحب آف وزیر آباد کو مفقود الخبر ہوئے 7 ماہ ہو گئے ہیں- ابھی تک اس کا کچھ سراغ نہیں مل سکا- احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی بازیابی کی کوئی صورت بنا دے اور وہ گھر آجائے-

○ مکرم عبدالسلام انجم صاحب وکالت تبشیر کے والد محترم مکرم سیٹھ محمد صادق صاحب دوران سر اور چکروں کی وجہ سے بیمار ہیں کمزوری زیادہ ہے احباب کرام سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے-

○ مکرمہ حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام احمد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ بلڈ پریشر اور دیگر عوارض کی وجہ سے علیل ہیں- کمزوری اور ضعف بہت ہے- احباب سے ان کی جلد صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے-

○ مکرم میاں نور محمد صاحب آف حافظ آباد (جو مکرم محمد مقصود احمد صاحب منیب مربی سلسلہ کے سسر ہیں) کچھ عرصہ سے بیمار ہیں آج کل طبیعت زیادہ ناساز ہے- احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے-

نکاح

○ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب طاہر ابن مکرم ڈاکٹر محمد لطیف احمد صاحب بدوملہی ضلع نارووال کا نکاح عزیزہ عصمت قدوس صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر نواز احمد صاحب آف لاہور سے مکرم افضال احمد رؤف صاحب مربی سلسلہ بدوملہی نے مبلغ تیس ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ 22- نومبر 1996ء کو گلشن راوی لاہور میں پڑھا- اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

سانحہ ارتحال

○ محترمہ فضل بی بی صاحبہ بیوہ مکرم مولوی احمد دین صاحب جھنگ صدر بعمر 85 سال 97-1-4 کو وفات پاگئیں- محترمہ موصیہ تھیں جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں اگلے روز مورخہ 97-1-5 بروز اتوار فجر کے بعد بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی مکرم مولوی محمد حسین صاحب معلم آزاد کشمیر نے دعا کروائی- موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخاست دعا ہے-

○ مکرم چوہدری تنویر احمد صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ شاہ تاج شوگر ملز و ناظم عمومی ضلع منڈی بہاؤالدین اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد محترم چوہدری نصیر احمد صاحب ولد چوہدری بارے خان صاحب آف لدھڑ چک نمبر 125 ج-ب ضلع فیصل آباد مورخہ 96-12-14 کو بعمر 60 سال .بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں-

اس سے تین دن قبل ان کے تایا جان مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب ولد چوہدری بارے خان صاحب مینیجر نواز آباد فارم سندھ مورخہ 96-12-10 کو وفات پاگئے تھے- خدا تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے-

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ ناصرہ سلطانہ صاحبہ بابت ترکہ مکرم خواجہ عبدالقیوم صاحب)

محترمہ ناصرہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم خواجہ عبدالقیوم صاحب (آف جمیل لاج مکان نمبر 7/15 دارالرحمت وسطی ربوہ) ساکنہ مکان نمبر 5/22 دارالرحمت شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد .بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں- لہٰذا ان کا قطعہ و مکان نمبر 7/15 برقبہ 10 مرلہ واقعہ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میرے نام منتقل کر دیا جائے- مکرم خواجہ عبدالسلام صاحب کے علاوہ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے- جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے-

1- محترمہ ناصرہ سلطانہ صاحبہ (دختر)
2- محترمہ قدسیہ سلطانہ صاحبہ (دختر)
3- محترمہ ام الفضل صاحبہ (دختر-وفات یافتہ)
4- محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ (دختر-وفات یافتہ)
5- مکرم خواجہ سلیم احمد صاحب (پسر)
6- مکرم خواجہ محمد طیب صاحب (پسر)
7- مکرم خواجہ عبدالسلام صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں-

(ناظم دارالقضاء-ربوہ)

ضرورت انسپکٹران مال آمد

○ نظارت مال آمد کو انسپکٹران مال کی ضرورت ہے- جس کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت میٹرک سیکنڈ ڈویژن پاس ہونا لازمی ہے دینی معلومات اور حساب کتاب میں دلچسپی ہونی چاہئے- لہٰذا خواہش مند احباب اپنی جماعت کے امیر / صدر کی سفارش نیز تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول کے ساتھ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں- درخواتیں مورخہ 97-1-20 تک آجانی چاہئیں-

(نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان- ربوہ

ضلع جھنگ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 16 - جنوری - 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 4 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 17 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ میں سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی رٹ درخواست کی سماعت کے دوران فاضل چیف جسٹس نے محترمہ کے وکیل مسٹر اعتزاز احسن کو مشورہ دیا کہ اگر وہ حکومت کی بحالی چاہتے ہیں تو نواز کیس کو بنیاد بنائیں۔ مسٹر جسٹس ضیاء محمود مرزا نے ریمارکس دیئے کہ صدر بھی پارلیمنٹ کا حصہ ہوتے ہیں قومی اسمبلی تحلیل ہونے پر انہیں بھی اپنے عہدے سے ہٹ جانا چاہئے اعتزاز احسن نے اپنے دلائل میں کہا کہ بے نظیر بھٹو کی 88ء کی حکومت کی برطرفی کے وقت آئینی بحران جیسی صورت حال تھی۔ عدالت عظمیٰ نے طارق رحیم کیس میں قرار دیا تھا کہ کاروبار مملکت آئین کی دفعات کے مطابق چلانا ناممکن ہو گیا تھا۔ ووٹروں سے رائے لینا تب ضروری ہے جب آئین پر عمل درآمد مکمل طور پر رک گیا ہو۔ صدر اگر بے نظیر بھٹو کو پسند نہیں بھی کرتے تھے جب بھی آئین انہیں اسمبلی کی برطرفی کا اختیار نہیں دیتا۔

○ مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے سپریم کورٹ میں اپنے ریمارکس میں کہا کہ صدر اسمبلی توڑیں تو 90 روز میں الیکشن ضروری ہیں اسمبلی توڑنا اور نئے انتخابات لازم و ملزوم ہیں۔ 58(2) بی کے تحت اختیارات استعمال کرنے اور انتہائی اقدام سے پہلے صدر کو اصلاحی اقدامات کرنے چاہئیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے وکیل نے اپنے دلائل میں کہا کہ نواز کیس میں جسٹس سعد فیصلہ دے چکے ہیں کہ آئین کی ایک یا دو شقوں کی خلاف ورزی کی سزا اسمبلی کو نہیں دینی چاہئے۔ فاضل چیف جسٹس نے ریمارکس دیئے کہ صدر حکومت کی کارکردگی کا جائزہ لے کر اسمبلی توڑ دیتے ہیں حکومت نے کوئی غلطی کی ہو اور اسمبلی بھی صحیح کام نہیں کر رہی تو صدر اسمبلی کی کوتاہیوں کے متعلق خبردار کر سکتے ہیں۔ اس پر اعتزاز احسن نے کہا کہ صدر نے صرف ایک مراسلہ بھیجا۔

○ فاضل چیف جسٹس نے سپریم کورٹ میں اپنے ریمارکس میں کہا کہ صدر پارلیمنٹ سے خطاب کر سکتے تھے۔ نواز شریف اور حاجی سیف اللہ کیس میں مکمل آئینی بریک ڈاؤن کو نہیں لیا گیا۔ ہمیں وقت کی کمی پر تشویش ہے۔

○ جناب اعتزاز احسن نے دلائل میں کہا کہ چار مرتبہ اسمبلی توڑی گئی ہر مرتبہ صدر کی پسند ناپسند کا معاملہ زیادہ رہا۔ حکومت کی کوئی غلطی ہے تو سزا اسمبلی کو کیسے دی جا سکتی ہے۔ نواز شریف کیس میں کہہ دیا گیا تھا کہ اسمبلی توڑنے کا اختیار کم کیا جائے۔ صدر نے رات کو ایکشن لیا۔ اگلی صبح کوئی آفت آنے والی تھی نہ ہوائی حملہ ہونے والا تھا۔ فاضل چیف جسٹس نے سوال کیا کہ دن کو اسمبلی توڑنے کا آپ کو کیا فائدہ تھا۔ اعتزاز احسن نے جواباً کہا کہ آپ تک آنے میں آسانی ہوتی۔

○ بی بی سی نے خبر دی ہے کہ بلوچستان کے گورنر اور نگران وزیر اعلیٰ نے استعفے دے دیئے ہیں۔ سرکاری ذرائع نے اس خبر کی تردید کی ہے۔

○ مسلم لیگ نواز گروپ کے سربراہ نواز شریف نے کہا ہے کہ فوج کو سیاست سے گریز کرنا چاہئے۔ صدر وزیر اعظم اور آرمی چیف میں صلاح مشورے کا سابق نظام جاری رہنا چاہئے 58 (2) بی اور قومی سلامتی کونسل کے بارے میں پارلیمنٹ ہی فیصلہ کرے گی۔ ہم صدر لغاری سے نئے تعلقات شروع کریں گے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے باغی لیڈران ہمایوں اختر اور ہارون اختر۔ نواز شریف سے ملاقات کے بعد الیکشن میں حصہ لینے سے دستبردار ہو گئے۔ ان کو ضمنی انتخاب میں سیٹ دینے کا وعدہ دیا گیا ہے۔

○ پاک آرمی کے سابق چیف آف سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ اسمبلی بحال ہونے کا امکان ہے سلامتی کونسل بننے میں فوج کا عمل دخل نہیں تھا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ صدر کے 5 نومبر کے فیصلے کو فوج کی آشیرباد حاصل نہیں تھی۔ فیصلے میں فوج کا عمل دخل ہوتا تو عبوری حکومت میں ایسے لوگ شامل نہ ہوتے جن کے بارے میں فوج شکوک و شبہات رکھتی ہے۔ بے نظیر کی درخواست پر فیصلہ منصفانہ ہو گا۔

○ ایوان صدر کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ صدر لغاری اور نواز شریف میں کوئی خفیہ تعلق نہیں۔ گٹھ جوڑ کی اطلاعات بے بنیاد ہیں تین فروری کو صدر کی غیر جانبداری ثابت ہو جائے گی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو اپنی انتخابی مہم مختصر کر کے اچانک اسلام آباد پہنچ گئیں۔ انہوں نے ایک اجلاس میں شرکت کی۔ ان کے ساتھیوں میں سے بعض نے کہا کہ انگور ہاتھ آ بھی گئے تو کھٹے ہوں گے۔ اجلاس میں سپریم کورٹ سے درخواست واپس لینے پر بھی غور کیا گیا۔

○ یوٹیلٹی سٹورز میں چینی ختم ہو گئی۔ خریداری کے لئے فنڈز موجود نہیں۔

○ نواز شریف کا احتساب شروع ہو گیا ہے۔ چیف کمشنر نے ان کے خلاف 5 مقدمے ٹربیونل کو بھیج دیئے ہیں۔ ان پر ان کی وزارت اعلیٰ کے دور میں غیر قانونی پلاٹ الاٹ کرنے کا الزام ہے۔

○ مسلح افواج کے اطلاعات کے ادارے آئی ایس پی آر نے اس تاثر کو غلط قرار دیا ہے کہ نگران حکومت اور افواج پاکستان کے درمیان کسی قسم کے اختلافات نہیں ہیں۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ میں مر بھی جاؤں تو انتخابات ہوں گے۔ چیئرمین سینٹ میری جگہ لیں گے اور اپنا کام کریں گے۔

○ نگران وزیر دفاع مسٹر شاہد حامد نے کہا ہے کہ سلامتی کونسل کی تشکیل پر صدر اور آرمی چیف میں کوئی اختلاف نہیں۔ نواز شریف لغاری سے مل سکتے ہیں تو بے نظیر طارق رحیم سے کیوں ملاقات نہیں کر سکتیں۔

○ مسلم لیگ (ج) کے سربراہ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ سابق حکومت مشکلات پر قابو پانے لگی تو اسے رخصت کر دیا گیا۔

○ لاہور میں آٹے کا بحران شدت اختیار کر گیا۔ احتجاجی مظاہرے شروع ہو گئے۔ گھی بلیک ہونے لگا ہے۔ حکومت کی غلط منصوبہ بندی سے چینی کے بحران کا بھی خدشہ ہے۔

ضروری اعلان

○ مکرم محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر) انسپکٹر روزنامہ الفضل مورخہ 97-1-19 سے ضلع ملتان اور لودھراں کے دورہ پر جا رہے ہیں۔ احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر)

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
4-30 تا 8-30 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ
اقصیٰ چوک ربوہ

LOVE FOR ALL ★ HATRED FOR NONE
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ - ربوہ

کارڈلیس ٹیلی فون - انٹرکام کی تسلی بخش مرمت کیلئے تشریف لائیں
احمد الیکٹرانکس ریپیئر سروسز
شاپ نمبر 69 الفیصل مارکیٹ لیاقت روڈ راولپنڈی
فون دوکان : 051-536367

مرکز میں رہائش کیلئے بروقت منصوبہ بندی کریں۔ پلاٹ یا مکان کی خریداری کیلئے رابطہ
کہکشاں پراپرٹی سنٹر
نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون : 211842

خواتین کی
عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
دشمن مرض لیکوریا
سلکوریا
مطب حمید
پنڈی بائی پاس جی۔ٹی روڈ گوجرانوالہ

مبارک ایام میں 21 جنوری تا 30 جنوری
علاج اور مشورہ مفت
اوقات 9 تا 11 بجے صبح، 6 تا 7 بجے شام
فرحت کلینک (ہومیو) نزد بیت راجیکی ربوہ

(ٹاپ کوالٹی)
شلوار قمیض
شہزاد گارمنٹس
محسن بازار ربوہ
مردانہ - بچگانہ - لیڈیز
ریڈی میڈ ملبوسات
فون دکان 212039
فون رہائش 211810

ربوہ اور ربوہ کے گردو نواح کے ہر محلہ میں
پلاٹ - مکان - زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس 212764 گھر : 211379